سوال

(475)زکوٰۃ فنڈ کی شرعی شرائط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زکوٰۃ فنڈ جو جامعات کی مدیرات کے اختیار میں ہوتا ہے اس کو وہ کہاں اور کس طرح خرچ کر سکتی ہیں کیا اعلیٰ بلڈنگ جو زکوٰۃ فنڈ سے بنائی جاتی ہے ، وہ کس حد تک درست ہے ۔ اور اعلیٰ چیزیں قیمتی سامان زکوٰۃ فنڈ کی رقم سے خریدنا جائز ہے ۔ اور جو مدیرات وظیفہ لیتی ہیں وہ کس قدر لے سکتی ہیں ۔ کیا ان کے لیے کل زکوٰۃ فنڈ سے آٹھواں حصہ لینا جائز ہے ۔ آپ زکوٰۃ فنڈ کی شرعی شرائط جو اس کے تصرف کے بارے میں قرآن وحدیث میں موجود ہیں ، بالتفصیل ذکر فرمادیں ؟ جزاک اللہ خیرًا ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآنِ مجید میں ہے : { إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ } [''صدقے صرف فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دل پرچائے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے فرض ہے ، اللہ کی طرف سے اور اللہ علم وحکمت والا ہے ۔'']

صدقہ وزکوٰۃ کے مصرف ہیں فقط آٹھ ۔ سورۂ توبہ کی آیت نمبر ہے ساٹھ ۔ تو ان مذکورہ بالا آٹھ مصارف کے علاوہ کہیں بھی صدقہ اور زکوٰۃ کا مال صرف نہیں کیا جاسکتا ۔ اسراف منع ہے کفایت شعاری سے کام لیتے اور فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے ضرورت کے مطابق مذکورہ بالا آٹھ قسم کے لوگوں کی خاطر عمارت بنائی جاسکتی ہے ۔ نیز ان کی خاطر ضرورت کے مطابق سامان خریدا جاسکتا ہے ۔ مدیر اور مدیرہ کے وظیفہ کی تعیین کہیں نہیں آئی اور نہ ہی آٹھویں حصے کی تعیین کہیں وارد ہوئی ہے ۔ مدارس میں استاد اور استانیوں کے وظائف مقرر کرتے ہوئے جس اقتصاد وکفایت کا اظہار کیا جاتا ہے مدیر اور مدیرہ کو اپنے لیے بھی اسی اصول کو اپنانا ہوگا ۔ آخر صدقہ وزکوٰۃ کا مال ہے اس مقام پر ''مالِ مفت دلِ بے رحم'' والی کیفیت نہیں ہونی چاہیے ۔ ١٢ ٥ ١٤٢١ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص411